معاشرے میں فروغِ صلح کے لیے عملی اقدامات کا جائزہ؛ لائحہ عمل کے لیے سیرت طیبہ ﷺ سے رہنمائی

A Review of Practical Measures to Promote Sulah in Society; Guidance from the Prophet's Sirah (SAW) for the Plan of Action

Dr. Abdul Ghaffar[1]

Dr. Tanveer Qasim[2]

Abstract:

This review explores practical measures to promote Sulah, or reconciliation, in contemporary society, drawing guidance from the Prophet Muhammad's (SAW) Sirah. Emphasizing the significance of peace and harmony in Islam, the paper delves into the essence of Sulah through Quranic verses and Hadiths, highlighting the Prophet's role as a peacemaker. The proposed plan of action encompasses educational initiatives, community workshops, media campaigns, interfaith dialogue, establishment of Sulah committees, legal frameworks, youth engagement and charitable initiatives. Educational programs and workshops focus on teaching Sulah principles, incorporating real-life examples from the Prophet's life. Media campaigns disseminate messages through various platforms, emphasizing success stories and lessons from the Sirah. Interfaith dialogue fosters understanding, while Sulah committees provide mediation and conflict resolution. Advocacy for legal frameworks aligning with Islamic principles and engaging the youth in promoting Sulah ensures a comprehensive approach. Charitable initiatives highlight the role of compassion in reconciliation. Continuous evaluation and adaptation are crucial, ensuring the sustained impact of initiatives. By integrating these measures, individuals and communities can emulate the Prophet's approach, fostering reconciliation, empathy, and peace in accordance with Islamic teachings.

Keyward: *Practical measures, sulah, reconciliation, society, Sirah*

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی طبائع کو مختلف بنایا ہے، اس لیے ان کے مابین اختلاف اور جھگڑوں کا ہو جانا فطری بات ہے۔ مگر جب یہ اختلافات شدت اختیار کر جائیں تو فتنہ انگیزی اور خون ریزی معاشرہ میں عام ہو جاتی ہے۔ اسلام امن وامان کا دین ہے، اس لیے اس نے اپنے ماننے والوں کو اتفاق واتحاد کے ساتھ رہنے کی تلقین کی ہے اور ہر قسم کے اختلاف وانتشار سے بچنے کی تعلیم دی ہے۔ اسلام کا معنی ہی سلامتی ہے اور ایمان کے مادے ہی سے امن وامان کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ اسلام اور ایمان شریعت کی دو بنیادی اصطلاحات ہیں۔ ایک کا مادہ "سلم" ہے اور دوسرے کا "امن" اور ان دونوں

[1]. Director Seerat Chair/Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Okara, Pakistan

[2]. Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Engineering and Technology, Lahore

کے ایک ہی معنی ہیں،یعنی امن وسلامتی۔اسی طرح مسلمانوں کے تعارف کے لیے بھی دو لفظ استعمال کیے جاتے ہیں: مسلم اور مومن،جو پہلے دو لفظوں ہی سے مشتق ہیں اور ان کے معنی بھی تقریباً وہی ہیں،یعنی امن اور سلامتی۔گویا جو شخص خود اپنی اور دوسروں کی سلامتی چاہتا ہے وہ مسلمان ہے اور جو خود اپنے لیے اور دوسروں کے لیے امن کا خواہاں ہے وہ مومن ہے۔جس مذہب کی لفظی بنیاد تک امن وسلامتی پر مبنی ہو اور جس کے ماننے والوں کو امن وسلامتی کا علمبردار کہا جائے تو غور کیجیے کہ امن وسلامتی کو اس کی تعلیمات اور احکام میں کتنا دخل ہوگا۔

پاکستانی معاشرہ ایسا اسلامی فلاحی معاشرہ ہے جس میں ایسی اقدار کو فروغ دینے کی ضرورت ہے جس سے واقعتاً ایک فلاحی معاشرہ تشکیل پاسکے جبکہ اس وقت یہ معاشرہ قتل وغارت باہمی اختلافات،خواہ وہ زوجین کے وراثتی مسائل ہوں یا دیگر اس وقت بدامنی کا شکار ہے بہت سارے Cases Pending کا شکار ہیں،عدالتوں میں یہ فی صد بڑھتی جارہی ہے اور سالوں تک case فائنل نہیں ہو رہے ایسی صورت حال میں مناسب ہے کہ Community outreach پروگرام کے تحت صلح کے ذریعے مقدمات کے فیصلے کیے جائیں اس کے لیے موثر لائحہ عمل اختیارات کرنے کی ضرورت ہے۔

اسلامی تعلیمات اور سیرت رسول ﷺ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے باہمی نزاع اور جھگڑے کی اتنی بھی گنجائش نہیں کہ کوئی مسلمان دوسرے مسلمان سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے۔[3] بلکہ مسلمانوں کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ باہمی تنازعات کو حسب طاقت مٹانے کی کوشش کریں اور آپس میں صلح اور امن سے رہیں۔حدیث مبارکہ میں اس نقصان کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو باہمی نااتفاقی کی وجہ سے مسلمانوں کو پیش آسکتا ہے۔حضرت ابودرداءؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو روزہ، نماز اور صدقہ خیرات سے افضل درجہ والی چیز نہ بتاؤں؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: ضرور ارشاد فرمایئے۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: باہمی اتفاق سب سے افضل ہے کیونکہ آپس کی نااتفاقی (دین کو) مونڈنے والی ہے۔یعنی جیسے استرے سے سر کے بال صاف ہو جاتے ہیں ایسے ہی آپس کی لڑائی سے دین ختم ہو جاتا ہے۔[4]

---

[3] بخاری، محمد بن اسمٰعیل، الجامع الصحیح، کتاب الادب، باب ماینھی عن التحاسد والتدابر، ریاض، دارالسلام للنشر والتوزیع، ۱۹۹۹ء، رقم الحدیث: ۶۰۷۷۔

Bukhari, Muhammad bin Ismail, *Al Jāme al Sahīh*, Book: al Adab, Riyadh: Dār us Salām li Nashr wa al Touzīh, 1999, Hadith: 6077

[4] ترمذی، محمد بن عیسیٰ بن سورۃ، الجامع، ریاض، دارالسلام للنشر والتوزیع، ۱۹۹۹ء، رقم الحدیث: ۲۵۰۹۔

Tirmidī, Muhammad bin Issa bin Sūrah, *Al Jāme*, Riyadh: Dār us Salām li Nashr wa al Touzīh, 1999, Hadith: 2509

اسی لیے اللہ تعالیٰ اور رسول کریم خاتم النبیین ﷺ نے چغلی، غیبت، حسد، بغض، کینہ، بدگمانی اور تجسس جیسی غیر اخلاقی عادات کی بے حد مذمت کی ہے جو باہمی اختلاف و انتشار کا سبب بنتی ہیں۔اسی طرح حدیث مبارکہ میں آیا ہے:

"المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده۔"[5]

"مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان امن میں رہیں۔"

قرآن میں اللہ تعالیٰ کے جو اسمائے حسنیٰ ذکر کیے گئے ہیں ان میں سے ایک 'السلام'[6] یعنی امن و سلامتی۔ گویا اللہ کی ذات خود صفت امن کا مظہر ہے۔ حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ "ان الله هو السلام"[7] اسی طرح اللہ کی ہدایت کو قرآن میں سبل السلام کہا گیا ہے۔[8] یعنی امن کے راستے۔اسلام کے مطابق جنت مسلمانوں کے قیام کی معیاری جگہ ہے۔قرآن میں جنت کو دارلسلام[9] کہا گیا ہے۔یعنی امن کا گھر۔قرآن مجید میں بتایا گیا ہے کہ اہل جنت کا قول آپس میں سلامتی سلامتی ہو گا۔[10]

اسلام میں صلح کی اہمیت پر کس قدر زور دیا گیا ہے،اس کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ فریقین کے مابین صلح کروانے کے لیے جھوٹ بولنے کی بھی اجازت دی گئی ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَ اِنْ طَآىِٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَاۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِیْ تَبْغِیْ حَتّٰى تَفِیْٓءَ اِلٰۤى اَمْرِ اللّٰهِۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَ اَقْسِطُوْاؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ۔"[11]

"اور اگر اہلِ ایمان میں سے دو گروہ آپس میں لڑ جائیں تو ان کے درمیان صلح کراؤ۔ پھر اگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے گروہ سے زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے پھر اگر وہ پلٹ آئے تو ان کے درمیان عدل کے ساتھ صلح کرا دو اور انصاف کرو کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

---

[5]۔بخاری، الجامع الصحیح، حدیث نمبر: ۶۴۸۴

Bukhari, *Al Jāme al Sahīh*, Hadith: 6484

[6]-الحشر، ۵۹: ۲۳۔

Al Hashr, 59:23

[7]-بخاری، الجامع الصحیح، حدیث نمبر: ۶۲۳۰۔

Bukhari, *Al Jāme al Sahīh*, Hadith: 6230

[8]-المائدہ، ۵: ۱۶۔

Al Māyedah, 5:16

[9]-یونس، ۱۰: ۲۵۔

Younus, 10:25

[10]-الواقعہ، ۵۶: ۲۶.

Al Wāqi’ah, 56:26

[11]-الحجرات ۴۹: ۹۔

Al Hujrāt, 49:9

قرآن میں ارشاد ہوا ہے: وَالصُّلْحُ خَيْرٌ[12] یعنی صلح کی روش اپنے نتیجے کے اعتبار سے زیادہ بہتر ہے۔ فطرت کے قانون کے مطابق، اللہ تعالیٰ نے مصالحانہ طریق عمل پر وہ کامیابی مقدر کر دی ہے جو اس نے غیر مصالحانہ یا متشددانہ طریق عمل پر مقدر نہیں کی۔

اسلام میں نہ صرف مسلمانوں کے باہمی جھگڑوں کو صلح کے ذریعے حل کرنے کی تعلیم دی گئی ہے، بلکہ غیر مسلم بھی اگر مسلمانوں سے صلح کی اپیل کریں تو ان کی پیش کش کو قبول کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وَ اِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا ۔"[13]

"اگر وہ صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اس کی طرف مائل ہو جاؤ۔"

اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں دشمنانِ اسلام کی طرف سے صلح کی پیشکش کو قبول کرتے ہوئے ان کے ساتھ صلح کر لینے کا حکم دیا ہے، تاکہ وہ مسلمانوں کے قریب ہوں اور انھیں اسلام کے بارے میں جاننے کا موقع ملے، اس سے اسلام کی اشاعت میں بھی مدد ملے گی، یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں صلح حدیبیہ کو "فتح مبین" قرار دیا گیا ہے۔

موجودہ حالات میں پوری دنیا میں ایک اسلاموفوبیا کی صورت حال ہے اور سازش کے ذریعے اسلام کو دہشت گردی کا دین اور مسلمانوں کو امن و سلامتی کے دشمن کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ اگر تعصبات سے بالاتر ہو کر اور غیر جانبداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے تاریخ عالم کا مطالعہ کیا جائے اور خلوص دل سے کسی نتیجہ پر پہنچے کی کوشش کی جائے تو اس حقیقت کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہا جا سکتا کہ دنیا میں صرف اسلام ہی ایک ایسا دین ہے جو امن و سلامتی کی ضمانت دیتا ہے، جو ہر سطح پر دہشت گردی، تخریب کاری اور فتنہ فساد کی حوصلہ شکنی کرتا ہے۔ آج بھی اسلام کی آفاقی تعلیمات پر عمل کیا جائے تو دنیا امن کا گہوارہ بن سکتی ہے۔ اسلام کے حصار رحمت میں داخل ہو کر ہر شخص اللہ کی پناہ میں آسکتا ہے۔

صلح کی اہمیت سے اس لیے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ہر Society میں لوگوں کے مابین مختلف معاملات میں جھگڑے اور تنازعات سامنے آتے رہتے ہیں، جن میں خاوند بیوی کے جھگڑے، دیت، قصاص وغیرہ کے مسائل، مالی معاملات میں جھگڑوں کی مختلف صورتیں شامل ہیں، جو معاشرے کی فضا کو پر امن بنانے کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ ہیں۔ ان کے حل کے لیے صلح کے بارے میں اسلام اور رسول اکرم ﷺ کی تعلیمات کو جاننا بہت ضروری ہے۔

صلح کی قانون میں بھی اہمیت واضح ہے، اس لیے بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ 'صلح' فقہ اسلامی شریعہ اور قانون کا ایک بہت بڑا موضوع ہے۔ حدیث مبارکہ اور فقہ کی تمام کتابوں میں "کتاب الصلح" موجود ہے، ان میں صلح کے مسائل بکھرے ہوئے ہیں، جنھیں یک جا کرنے کی ضرورت ہے۔

---

[12] النساء ۴:۱۲۸ Al Nisā, 4:128

[13] الانفال ۸:۶۱ Al Anfāl, 8:61

ملکوں میں پھیلی ہوئی قتل وغارت، خون ریزی اور دوسروں کے حقوق کا استحصال،ان سب کی وجہ باہمی تنازعات ہیں، جن کا حل اسلام کا تصور صلح ہے۔عالمی حالات کے تناظر میں جب کہ دنیا میدان جنگ کا منظر پیش کر رہی ہے،ان حالات میں صلح کی آواز کو بلند کرنا وقت کا اہم تقاضا ہے۔

صلح کی اہمیت قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کے احکامات:

صلح ایمان کے عظیم اصولوں میں سے ایک اصول ہے اور دین اسلام نے لوگوں کو صلح کے اندر رغبت دلائی ہے اور مسلمانوں اور غیر مسلموں کے ماحول کو بہتر سے بہتر بنانے کی خاطر صلح کی تلقین کی ہے الغرض اللہ رب العزت نے تمام لوگوں کو صلح کروانے کی تلقین وترغیب بڑے واضح اور مؤثر انداز میں کی ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍمِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّامَنْ اَمَرَبِصَدَقَةٍ اَوْمَعْرُوْفٍ اَوْاِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَمَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًاعَظِيْمًا۔"[14]

”ان کی بہت سی سرگوشیوں میں کوئی خیر نہیں سوائے اس شخص کے جو کسی صدقے یا نیک کام یا لوگوں کے درمیان صلح کرانے کا حکم دے اور جو بھی یہ کام اللہ کی رضا کی طلب کے لیے۔تو ہم جلد ہی اسے بہت بڑا اجر دیں گے۔“

دوسری جگہ اللہ کا کلام کچھ اس طرح ہے:

"وَ اِنِ امْرَاَةٌخَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَ الصُّلْحُ خَيْرٌ ؕ وَ اُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَ اِنْ تُحْسِنُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا۔"[15]

"اور اگر کوئی عورت اپنے خاوند سے کسی قسم کی زیادتی یا بے رخی سے ڈرے تو دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ آپس میں کسی طرح صلح کر لیں اور صلح بہتر ہے، اور تمام طبیعتوں میں حرص رکھی گئی ہے۔اور اگر تم نیکی کرو اور ڈرتے رہو تو بے شک اللہ جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر ہے۔"

نیز اللہ تعالیٰ سورۃ حجرات میں فرماتے ہیں:

"اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔"[16]

"یقیناً مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں پس تم اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کرواؤ اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔"

---

[14]-النساء،۴:۱۱۴۔ Al Nisā, 4:114

[15]- ایضاً،۴:۱۲۸۔ ibid, 4:128

[16]- الحجرات،۴۹:۱۰۔ Al Hujrāt, 49:10

اس آیت کریمہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے صلح کی طرف انتہائی بلیغ انداز میں رہنمائی کی ہے کیونکہ صلح میں انسانوں کی اصلاح، معاشرے کا امن اور دنیاوی و آخروی بھلائیاں پوشیدہ ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنے بے شمار ارشادات میں صلح کی تلقین کی ہے اور صلح کو دین کے عظیم اصولوں میں سے ایک اصول اقرار دیا ہے کیونکہ صلح اتفاق و اتحاد، خاندانوں کا پرامن رہنا اور ملک و ملت کے سکون اور اطمینان کا باعث اور سبب ہے۔ سیدنا ابودرداء بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تم کو روزہ، نماز اور صدقے کے درجے سے افضل عمل نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام نے عرض کیوں نہیں اللہ کے نبی! آپ ﷺ نے فرمایا:

"إِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ، وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ الْحَالِقَةُ۔"[17]

"رنجش اور جدائی کی اصلاح کرنا، کیونکہ لوگوں کے درمیان فساد ڈالنا (دین کو) مونڈنے والا کام ہے۔"

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے جھگڑے، رنجش اور قطع تعلقی کی اصلاح کی طرف رغبت دلائی ہے کیونکہ ان چیزوں کی اصلاح مسلمانوں کے درمیان اتفاق و اتحاد کی علامت ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَه اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔" [18]

"پس تم اللہ سے ڈرو اور آپس میں صلح کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر تم مومن ہو۔"

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے صلح کی اس قدر تلقین کی ہے کہ صلح کو تکمیل ایمان کے لیے لازمی اقرار دیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اور تمام مسلمان اپنی شرطوں پر ہیں سوائے وہ شروط جو کہ حلال کو حرام یا پھر حرام کو حلال کر دے۔"[19]

سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

[17] ابوداؤد، السنن، کتاب الادب، فی اصلاح ذات بین، رقم الحدیث: ۴۹۱۹۔

Abu Dawūd, Sulemān bin Ash;as, *Al Sunan*, Book: Al Adab, Riyadh: Dār us Salām li Nashr wa al Touzīh, 2009, Hadith: 4919

[18] الانفال، ۸:۱۔ Al Anfāl, 8:1

[19] ترمذی، الجامع، کتاب الاحکام، باب ماذکر عن رسول اللہ فی الصلح بین الناس، رقم الحدیث: ۱۳۵۲۔

Tirmidī, *Al Jāme*, Book: Al Ahkām, Hadith: 1352

"تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ كُلَّ يَوْمِ اثْنَيْنِ، وَخَمِيسٍ فَيُغْفَرُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمَيْنِ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا مَنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ، فَيُقَالُ: أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا۔"[20]

"اور سوموار اور جمعرات کے دن جنت کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ہر اس شخص کو ان دونوں دنوں میں معاف کر دیا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔ مگر وہ شخص جس کی دوسرے ناراضگی ہے، ان دونوں کو معاف نہیں کیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ دونوں آپس میں صلح کر لیں۔"

رسول اللہ ﷺ نے صلح کی تلقین اس قدر کی کہ لوگوں کو ان تمام کاموں سے روک دیا جو فساد اور فتنہ کی بنیاد بنتے ہیں اور لوگوں کے دلوں کی خرابی کا باعث بنتے ہیں، جن کی وجہ سے انسانی زندگی کا چین، سکون اور اطمینان برباد ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ حسد، بغض، عدوات، شقاوت، اعراض اور غصہ وغیرہ۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک مسلمان کے لیے حرام قرار دیا ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دنوں سے زائد ہم کلام نہ ہو۔ یعنی ان کو اگر تین دن ہو گئے ہیں کہ وہ آپس میں کلام نہیں کرتے اور ایک دوسرے سے اعراض کر رہے ہیں تو گویا کہ وہ حرام کا ارتکاب کر رہے ہیں۔

صلح دین اسلام کا ایسا فریضہ ہے جس کی انجام دہی کے لیے اگر انسان کو جھوٹ جیسا کبیرہ گناہ بھی کرنے پڑے تو دین اسلام نے اس کی اجازت دی ہے کیونکہ اگر اس ایک جھوٹ کو نہ بولا جائے تو کئی آفات کا سامنا کرنا پڑے گا اور صلح کی خاطر بولا جانے والا ہر جھوٹ حقیقت میں فساد کی جڑ کو اکھیر دے گا۔ سیدہ ام کلثوم بنت عقبہ ؓ بیان کرتی ہیں:

"لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ، وَيَقُولُ خَيْرًا وَيَنْمِي خَيْرًا۔"[21]

"وہ جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان صلح کراتا ہے، اچھی باتیں کہتا ہے اور اچھی باتوں کو فروغ دیتا ہے۔"

20۔ ابوداؤد، کتاب الادب، باب فیمن اخاہ المسلم، رقم الحدیث: ۴۹۱۶۔

Abu Dawūd, *Al Sunan*, Book: Al Adab, Hadith: 4916

21۔ صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم الکذب وبیان مایباح منہ، رقم الحدیث: ۲۶۰۵۔

Muslim bin Hujjāj, *Al Jāme al Sahīh*, Book: al Birr Wa As Silah, Riyadh: Dār us Salām li Nashr wa al Touzīh, 1999, Hadith: 2605

لوگوں کے دلوں میں صلح کی رغبت پیدا کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت محمد ﷺ نے خاص طور پر مسلمانوں کے لیے صلح کے کئی ایک فوائد و ثمرات کا تذکرہ کتاب و سنت میں کیا ہے جن میں سے مندرجہ ذیل فوائد انتہائی اہمیت کے حامل ہیں۔

الف۔ جھگڑوں اور فسادات کا خاتمہ صلح ہی کے ذریعے ممکن ہے۔

ب۔ شر اور خرابی کا خاتمہ۔

ج۔ انسانوں کا اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق زندگی گزارنا۔

د۔ اتفاق و اتحاد کا حصول۔

س۔ اللہ تعالیٰ کی معافی کا حاصل ہونا۔

ش۔ مسلمانوں اور غیر مسلموں کے خون کی حفاظت۔

قرآن و سنت نے صلح کی تلقین کرتے ہوئے کچھ خاص طبقات میں انسانوں کا نام لے لے کر صلح کروانے کی ترغیب دی ہے۔ جیسا کہ میاں، بیوی کے درمیان نزاع و اختلاف کے وقت صلح کروانا، ظلم و تشدد کرنے والے افراد کے مابین صلح کروانا، مسلمان کے آپس کے دو گروہوں کے درمیان صلح کروانا اور اگر مسلمان غیر مسلموں کے ساتھ کوئی عہد و پیمان کریں تو ان کے مابین مصالحت کرنا وغیرہ۔

الغرض اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے صلح کی طرف رغبت دلاتے ہوئے لوگوں سے مخاطب ہو کر یہ ارشاد فرمایا ہے کہ تم صلح کروانے میں حرص کرو۔

"اگر وہ دونوں صلح کا ارادہ رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان دونوں کے درمیان موافقت اور توفیق کو پیدا کر دے گا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ خوب علم رکھنے والا، جاننے والا ہے۔"[22]

سماج میں صلح کو عام کرنے کے لیے اقدامات

قرآن اور احادیث مبارکہ میں جس طرح صلح کی طرف ترغیب دی گئی ہے اسی طرح ان اسباب کو اختیار کرنے کی تلقین بھی کی گئی ہے جن کے ذریعے صلح جیسے عظیم فریضے کو سرانجام دیا جاسکتا ہے۔ وہ اسباب درج ذیل ہیں:

سلام کو عام کرنا، کھانا کھلانا، خوش اخلاقی، تحائف دینا اور قبول کرنا۔

22- النساء،۴:۳۵۔ Al Nisā, 4:35

لوگوں کے درمیان صلح کروانے کے لیےاور فسادات کو ختم کرنے کے لیے کچھ مشروع وسائل ہیں جو کہ شریعت اسلامیہ سیرت رسول ﷺ سے ثابت ہیں جن کے ذریعے دونوں فریقوں کے درمیان صلح کاانعقاد آسانی سے پایا تکمیل تک پہنچ سکتاہے۔

ا۔ فریقین کے درمیان صلح کی ترغیب دینا

۲۔ حاکم مقرر کرنا

۳۔ صلح کی وجہ سے جھوٹ کی رخصت

۴۔ صلح کے لیےایک دوسرے کو سفارش کرنا

مختلف قسم کے سماجی نوعیت کے جھگڑےاور صلح کا کردار:

سوسائٹی میں مختلف نوعیت کے جھگڑے پائے جاتے ہیں جن کی وجہ سے امن وامان کو شدید خطرات لاحق ہوتے ہیں ایسے معاملات میں صلح کی اہمیت دوچند ہو جاتی ہے ایسے جھگڑوں کی فہرست پیش ہے تاکہ صلح کے کردار کو نمایاں کیاجاسکے۔

- زوجین کے مابین جھگڑےاور صلح کا کردار
- مالی معاملات میں تنازعات اور صلح کا کردار
- جنایات کے مقدمات میں صلح کا کردار
- مسلمانوں کی جماعتوں کے مابین صلح کا کردار
- مسلمانوں اور غیر مسلموں کے مابین صلح کا کردار

خلاصہ بحث:

پیغمبر اسلام ﷺ کی سیرت سے متاثر ہو کر معاشرے میں صلاۃ کو فروغ دینے کے لیے عملی اقدامات ایک کثیر جہتی نقطہ نظر پر محیط ہیں۔ تعلیمی، کمیونٹی پر مبنی، قانونی اور میڈیا اقدامات کو یکجا کر کے، افراد اور کمیونٹیز اسلام کی لازوال تعلیمات کی عکاسی کرتے ہوئے مفاہمت، ہم آہنگی اور امن کو فروغ دینے کے لیے کام کر سکتے ہیں۔

تجاویز و سفارشات:

قرآن مجید اور سیرت رسول ﷺ سے مستنبط امن و صلح کے احکامات کے تناظر میں اہل حکام عوام الناس (حل و عقد)عدلیہ کے سربراہان کے لیے چند تجاویز و سفارشات پیش کی جاتی ہیں۔

- اسلامی ممالک میں ایسے علمی مراکز کی بنیاد رکھی جائے جن میں اہل علم کی خدمات حاصل کی جائیں جو لوگوں میں صلح کی ترغیب و تلقین کے لیے لٹریچر شائع کریں اور اسی طرح صلح کی ضرورت و اہمیت سے آگاہی کی خاطر عوامی سطح پر سیمینارز کا انعقاد کیا جائے تاکہ عوام الناس میں شعور پیدا ہو اور وہ معمولی جھگڑوں کو لمبا کرنے بجائے صلح، ایثار اور عفو و در گزر کو اختیار کریں۔
- اخبارات و رسائل میں عموماً اور دینی جرائد میں خصوصاً صلح کی اہمیت اور ترغیب کے عنوان پر لٹریچر شائع کیا جائے جس میں ایک طرف تو جھگڑوں سے بچنے کی اسلامی تعلیمات اور سیرت رسول ﷺ سے رہنمائی شامل ہو اور صلح کے فوائد سے آگاہی حاصل ہو۔
- الیکٹرانک اور سوشل میڈیا پر ایسے مواد اور پروگراموں کی حوصلہ شکنی کی جائے جو افراد اور قوم میں جھگڑے اور فساد کے پھیلاؤ کا باعث بنتے ہیں۔اس کی بجائے ہر ممکن کوشش کی جائے کہ افراد اور قوم باہمی اختلافات کے باوجود صلح صفائی سے رہیں اور ہر فرد دوسرے کی رائے کا احترام کرے۔
- یونین کونسل کی سطح پر ''مراکز صلح'' کا قیام عمل میں لایا جائے جن کی طرف لوگ اپنے جھگڑوں کی صورت میں رجوع کر سکیں۔ خصوصاً خاندانی جھگڑوں کو عدالتوں تک پہنچانے کی بجائے انھی مراکز میں حل کیا جائے۔
- گاؤں کی سطح پر پنچایئت کے نظام کو مضبوط کیا جائے تاکہ مسائل کو مقامی سطح پر حل کیا جائے جس کے لیے اس علاقے میں موجود پولیس چوکی، تھانہ اپنا اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔
- عدالتوں میں پیش ہونے والے مقدمات میں فریقین کے مابین پہلے صلح کی کوشش ہونی چاہیے اور اس مقصد کے لیے باقاعدہ ایسے وکلاء، علماء، اساتذہ، سماجی کارکن مقرر کیے جائیں جن کا کام ہی فریقین میں صلح کی تحریک پیدا کرنا ہو۔
- اعلی عدلیہ کے ایسے جج صاحبان کے لیے حکومتی سطح پر انعامات کا اعلان کیا جائے جو لوگوں کے جھگڑوں میں زیادہ سے زیادہ صلح کروانے میں کامیاب ہوں تاکہ عدلیہ میں صلح کروانے کی ترغیب عام ہو اور وہ ہر مقدمے میں اولاً فریقین کو صلح کی طرف راغب کریں۔
- سکولز، کالجز، یونیورسٹیز، مدارس کی سطح پر صلح اور امن پر مبنی مضامین کو باقاعدہ سماجیات کے مضمون میں شامل کیا جائے۔
- رواداری، باہمی عزت و احترام کے کلچر کو فروغ دینے کے لیے عملی اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔